ماڈیول نمبر3   سبق نمبر 22 : ترانۂ وطن

سبق نمبر	سبق کا نام	زبان کی مہارتیں				زندگی کی مہارتیں
		سننا/ بولنا	پڑھنا	لکھنا	اصناف/ قواعد/ صنائع بدائع/ اسلوب	سرگرمیاں/ عملی کام
22	نظم: ترانۂ وطن (کنول ڈبائیوی)	• نئے الفاظ اور محاروں کو اپنی گفتگو میں استعمال کرنا • نظم یاد کرنا	• نظم کو پورے آہنگ اور موزونیت کے ساتھ بلند آواز میں پڑھنا	• بندوں کی تفہیم اور تشریح • سوالات کے جوابات	• کنول ڈبائیوی • اسلوب بیان	• حب الوطنی سے متعلق نظمیں یاد کرنا

شاعر کے بارے میں

- کنول ڈبائیوی کی ولادت 5 /مارچ 1919 کو ڈبائی ضلع بلند شہر میں ہوئی۔ ان کا اصل نام قاضی شمس الحسن تھا۔ آگرہ یونیورسٹی سے اردو میں ایم۔اے کیا۔ 1968 میں ڈبائی کے کبیر انٹر کالج میں اردو کے استاد کی ذمہ داری سنبھالی، جہاں سے 1982 میں سبکدوش ہوئے۔ 15/اگست 1994 کو علی گڑھ میں انتقال ہوا۔
- ان کی شاعری میں حب الوطنی کا جذبہ اور ملک وقوم کے لیے دردمندی کا احساس نمایاں نظر آتا ہے۔ ''بساط زیست'' اور'' سوز وطن'' دو شعری مجموعے شائع ہوئے۔

نظم کے بندوں کا مفہوم

- دیوتاؤں کی .... پیارے وطن

شاعر اپنے پیارے وطن ہندوستان کی تعریف کرتے ہوئے کہتا ہے کہ یہ زمین رشیوں اور دیوتاؤں کی ہے۔ یہاں کا ذرہ ذرہ خوبصورت ہے۔ حسین وجمیل چاند بھی اس کا ماتھا چومتا ہے اور اسی لیے اس کے جلوے خوبصورت ہیں اور یہاں کے ہر ذرے میں خورشید کی کرنیں روشن ہیں۔

- تیرے قدموں .... میرے پیارے وطن

اس بند میں وطن کی تعریف کے سلسلے کو جاری رکھتے ہوئے شاعر کہتا ہے کہ گوداوری تیرے قدموں یعنی دکن میں بہتی ہے اور ہمالیہ تیری رکھوالی کرتا ہے اور کشمیر حقیقتاً تیری جنت ہے۔ اس طرح تیرے یعنی وطن کے ذرے ذرے میں ایک زندگی دوڑ رہی ہے۔ تاج محل بھی ملک کی شان وشوکت میں اضافہ کر رہا ہے۔

- کیا بلا کی کشش.............................. میرے پیاروطن

اس بند میں شاعر وطن کے خاروں کی تعریف کر رہا ہے کہ پھول تو پھول یہاں کانٹے بھی دلکش ہیں۔ ہندوستان کی بہاروں میں جنت جیسی شان رکھنے والے نظارے موجود ہیں۔ یہاں کے پہاڑوں میں بھی نرالا حسن ہے اور آسمان پر چمکنے والے چاند تارے بھی بے حد دلکشی رکھتے ہیں۔ چنانچہ یہ انجمن تمام دنیا میں ارفع واعلیٰ ہے۔

- سب کو الفت.............................. میرے پیارے وطن

شاعر اس بند میں خود سے مخاطب ہو کر کہتا ہے کہ وہ تمام لوگوں کو محبت، یعنی حب الوطنی کا درس دے گا۔ اتحاد و میل جول کا دیا روشن کرے گا اور اس طرح اپنے وطن کو سجائے اور سنوارے گا۔ وہ محبت کے گیت گاتا

رہے گا، اوران گیتوں کے ذریعے وطن سے محبت کرنے والے لوگوں کا ایک گروہ پیدا کرے گا جو وطن کے لیے کچھ بھی کرگزرنے کے لیے تیار ہوں گے۔

- خون سے اپنے..............................میرے پیارو طن

شاعر اس آخری بند میں وطن سے مخاطب ہوکر کہتا ہے کہ اپنے خون سے اسے زندگی دے گا، یعنی اس کے لیے اپنی جان بھی قربان کردے گا۔اس کے پھولوں یعنی نوجوانوں کو نئی خوشی دے گا اور وطن کے ذرے ذرے کو نئی روشنی سے بھر دے گا۔اپنی راگنی یعنی شاعری سے حب الوطنی کے جذبے کو ہندوستانیوں کے دلوں میں دوڑا دے گا۔

خاص باتیں

- ہندوستان ایک خوبصورت ملک ہے۔ یہاں بہت سے رشی منی اور بزرگ پیدا ہوئے۔
- یہاں ندیوں کی بہتات ہے۔
- ہمالیہ ہمارا محافظ ہے۔
- مختلف مذاہب ورنگ ونسل کے لوگ ہندوستان میں بستے ہیں۔
- کشمیراور تاج محل ہندوستان کی خوبصورت وراثت ہیں۔

غور کرنے کی باتیں

- پہلے بند میں ہندوستان کے تقدس کو ظاہر کرنے کے لیے دیوتاؤں اور رشیوں کا ذکر کیا گیا ہے اور ذروں کی تابانی کو سورج کی کرنوں سے تشبیہ دی ہے۔
- دوسرے بند میں شاعر نے وطن کے قدموں کی زینت گوداوری کو بتایا ہے اور سرحد پر کھڑے ہمالیہ کو سنتری کہا ہے۔
- اس نظم میں ہندی الفاظ کا استعمال خوب کیا گیا ہے۔ایکتا، دیا، پریم، گیت اور سنگھٹن کے استعمال میں شاعر نے بے ساختگی کا مظاہرہ کیا ہے۔ یہ الفاظ قومی یکجہتی کے منظر کو ابھارنے میں بھی کامیاب ہیں۔

سمجھنے کی باتیں

- اس نظم کی زبان عام طور پر سادہ مگر دلنشیں ہے۔تشبیہ واستعارات نے نظم کی معنویت میں اضافہ کردیا ہے۔
- فارسی الفاظ کے ساتھ ساتھ ہندی الفاظ کے استعمال نے نظم کے ماحول اور موضوع، دونوں کی ادائیگی میں معاونت کی ہے۔
- گوداوری کو ملک کے قدموں کی زینت اور ہمالیہ کو سنتری کہہ کر شاعر نے حسن تعلیل کے ساتھ ساتھ ہندوستان کی جغرافیائی حدود کا بھی ذکر کیا ہے۔

اپنی جانچ آپ کیجیے:

1۔ درج ذیل سوالوں کے جواب لکھیے ۔

(i) گوداوری ندی کس ریاست میں ہے؟

(ii) ہمالیہ پربت کو سنتری کیوں کہا گیا ہے؟

(iii) کشمیر کو جنت کیوں کہتے ہیں؟

(iv) تاج محل کس بادشاہ نے بنوایا؟

(v) تاج محل کس شہر میں ہے؟

2۔ درج ذیل الفاظ کی معنی لکھیے ۔

(a) الفت

(b) ایکتا

(c) کہسار

(d) سنگھٹن

3۔ اپنے وطن کے بارے میں چند جملے لکھیے ۔

4۔ شاعر ہندوستان میں ایکتا کا دیا کس طرح جلانا چاہتا ہے؟